ہفتہ وار رسالہ: 469
WEEKLY BOOKLET: 469

امیرِ اہلِ سنّت کی کتاب "گفتگو کے آداب" سے چھٹی قسط

اچھا بولنے سُننے کے فائدے

تلاوت سننے کا شوق	02
جنّت درکار ہو تو......	03
ایمان کی سلامتی کا ذریعہ	06
سات ہزار فائدے	13

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اچھا بولنے سُننے کے فائدے (1)

دعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ "اچھا بولنے سننے کے فائدے" پڑھ یا سُن لے اُسے اچّھا بولنے اور اچّھا سننے کی توفیق عطا فرما، اس کے ظاہر و باطن کو اچھا کر اور اس کی ماں باپ سمیت بے حساب مغفِرت فرما۔ اٰمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیّدُنا شیخ ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک روز بغدادِ مُعلّٰی کے جَیِّد عالِم حضرتِ سیّدُنا ابو بکر بن مُجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس تشریف لائے، انہوں نے فوراً کھڑے ہو کر ان کو گلے لگالیا اور پیشانی چوم کر بڑی تعظیم کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا۔ حاضرین نے عرض کیا: یاسیِّدی! آپ اور اہلِ بغداد آج تک اِنہیں دیوانہ کہتے رہے ہیں مگر آج ان کی اِس قَدَر تعظیم کیوں؟ جواب دیا: میں نے یوں ہی ایسا نہیں کیا، اَلحمدُ لِلّٰہ! آج رات میں نے خواب میں یہ ایمان افروز منظر دیکھا کہ حضرتِ سیّدُنا ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے تو سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجسَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کھڑے ہو کر ان کو سینے سے لگالیا اور پیشانی کو بوسہ دے کر اپنے پہلو میں بٹھالیا، میں نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شِبلی پر اِس قَدَر شفقت کی وجہ؟ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد) فرمایا کہ یہ ہر نَماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے:

1 ... یہ مضمون امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی کتاب "گفتگو کے آداب" صفحہ 81 تا 92 سے لیا گیا ہے۔

﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (پ11، التوبۃ:128)[1] اور اس کے بعد مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے۔ (القول البدیع، ص346)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

افسوس! تلاوت سن کر بہت سے لوگ اُٹھ گئے

حضرت سیِّدُنا عُبَید بن ابو جَعْد رحمۃُ اللہِ علیہ روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کو پتا چلا کہ صحابیِ نبی حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ (عراق کے شہر) مَدائِن کی ایک مسجد میں ہیں تو وہ اُن کے پاس حاضِر ہونے لگے یہاں تک کہ ایک ہزار کے لگ بھگ افراد وہاں جمع ہو گئے۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: سب لوگ بیٹھ جائیں، جب لوگ بیٹھ گئے تو آپ رضی اللہُ عنہ نے سورۂ یوسف کی تلاوت شروع کر دی، آہستہ آہستہ لوگ وہاں سے نکلنے لگے، یہاں تک کہ 100 کے قریب افراد باقی رہ گئے، آپ نے جلال میں آکر فرمایا: ”تم نے مَنْ گھڑت اور فضول باتیں سننا چاہیں، لیکن میں نے تمہیں اللہ پاک کا کلام سنایا تو اُٹھ کر چلے گئے۔“ (اللہ والوں کی باتیں، 1/377، حلیۃ الاولیاء، 1/261، قول نمبر: 643)

تلاوت سننے کا شوق

اے عاشقانِ رسول! تِلاوتِ قراٰن کرنا اور سننا یقیناً یہ بڑے ثواب کا کام ہے مگر افسوس! اب اس سے لوگوں میں کافی دوری پائی جارہی ہے، کوئی قاری صاحب تلاوت کریں تو سننے

1 ... ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔

کو جی ہی نہیں کرتا۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے شوقِ تِلاوت کے بارے میں ''اِحیاءُ العُلوم (اردو)'' پہلی جلد صفحہ 845 پر ہے: مَروِی (یعنی بیان کیا گیا) ہے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان جب اکٹھے ہوتے تو کسی ایک سے کہتے کہ قرآنِ کریم کی کوئی سورت سناؤ۔(احیاء العلوم، 1/372)

ایک آیت سننے کی فضیلت

حضرت عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص قرآنِ پاک کی کوئی آیت سنتا ہے، قیامت کے دن وہ اس کے لئے نور ہو گی۔

(مصنّف عبد الرزاق، 3/229، قول نمبر: 6032)

دیکھا آپ نے! قرآنِ کریم کی تلاوت سننے کا کتنا عَظیمُ الشّان اَجْر ہے اور تلاوت کرنے والا جو اس کا سبب ہے وہ بھی اجر و ثواب میں اس کا شریک ہے بشرطیکہ ریاکاری اور بناوٹ کی نیّت نہ ہو۔

تلاوت میں 20 برس مَشَقَّت اُٹھائی

دل لگے یا نہ لگے عبادت و تلاوت جاری رکھنا چاہیے، اِن شاءَ اللہ کبھی نہ کبھی دل لگ ہی جائے گا۔ حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: (دل نہ لگنے کے باوجود) میں نے 20 برس قرآنِ پاک سے (تلاوت کرنے کی) مَشَقَّت اُٹھائی اور پھر 20 برس اس کی حلاوَت (یعنی لذّت) پائی۔(احیاء العلوم (اردو)، 1/871)

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش! خدایا
اللہ! تلاوت میں مِرے دل کو لگا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

جنّت درکار ہو تو خیر کے سِوا کچھ زبان سے مت نکالو

زَبان پر جب خیر ہی خیر جاری ہو گا، ذکر و دُرُود کا وِرد ہو گا۔ فضول باتوں کی عادت نہ

ہو گی تو جھوٹ، غیبت، چُغلی و عیب جوئی وغیرہ گناہوں سے بھی جان چھوٹی رہے گی اور یوں اِن شاءَ اللہ جنّت میں جانے کے اَسباب ہو جائیں گے۔ چنانچہ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی خدمتِ بابرکت میں لوگوں نے عرض کیا: کوئی ایسا عمل بتایئے کہ جس سے جنّت ملے۔ آپ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے ارشاد فرمایا: ”کبھی بولو مت۔“ انہوں نے عرض کیا: یہ تو نہیں ہو سکتا۔ فرمایا: ”اچھی بات کے سِوا زبان سے کچھ مت نکالو۔“ (احیاء العلوم (اردو)، 3/336، احیاء العلوم، 3/136)

اکثر مِرے ہونٹوں پہ رہے ذکرِ مدینہ اللہ زباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ
(وسائلِ بخشش، ص93)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

گُناہوں سے سچّی توبہ کرلی

اے جنّت کے طلب گارو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ زبان کو قابو میں رکھنا اور غیر ضروری باتوں سے بچنا بھی جنّت میں لے جانے والے کام ہیں، زَبان اور دیگر اعضائے بدن کو گناہوں سے بچا کر جنّت میں لے جانے والے اعمال بجا لانے کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں رَچ بَس جایئے، اِن شاءَ اللہ فائدے میں رہیں گے۔ آخرت کی بھلائیاں پانے کا شوق بڑھانے کیلئے ایک ”مدنی بہار“ آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے۔ چنانچہ بہت پہلے کی بات ہے کہ سندھ کی ایک خاتون ایسے دفتر میں کام کرتی تھی جہاں مرد و عورت سبھی ملازَمت کرتے تھے، بے پردگی، بدنگاہی کے ساتھ ساتھ ایسی کئی برائیاں وہاں عام تھیں جنہیں بدقِسمتی سے آج کے معاشرے میں برائی ہی نہیں سمجھا جاتا۔

اسی بُرے ماحول کا نتیجہ تھا کہ یہ فلموں، ڈراموں اور گانے باجوں اور نت نئے فیشن اور پارکوں میں بے پردہ گھومنے کی شوقین تھیں، والدین کی نافرمانی بلکہ ان سے بدکلامی اور بڑوں سے بدتمیزی کرنا ان کا معمول تھا۔

ایک دن ایک بُرقع والی باپردہ اسلامی بہن ان کے گھر آئیں، جب انہوں نے ان کے سامنے اپنا نقاب ہٹایا تو یہ حیرت زَدہ ہوگئیں کہ یہ تو وہی ہیں جو میرے ساتھ دفتر میں کام کیا کرتی تھیں اور اِنہی کی طرح بے پردہ اور فیشن زَدہ بھی تھیں۔ کچھ عرصہ قبل ملازَمت چھوڑ چکی تھیں، اب وہ دعوتِ اسلامی کی مُبلِّغہ تھیں، مختصر سی مُدّت میں اتنی بڑی تبدیلی دیکھ کر یہ مُتاثِّر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔ اسلامی بہن نے نرم لہجے میں انہیں نیکی کی دعوت پیش کی اور دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلائی، انہوں نے اجتماع میں شریک ہونے کی نیّت کر لی، اُس اسلامی بہن کی زندگی میں آنے والی تبدیلی پہلے ہی ان کے دل پر دستک دے چکی تھی، سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور وہاں ہونے والے فکرِ آخرت سے مَعْمُور بیان نے انہیں خوابِ غفلت سے جھنجھوڑ کر جگا دیا، رہی سہی کسر رِقّت انگیز اجتماعی دُعا نے پوری کر دی، یہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکیں اور پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگیں، انہیں اپنے گناہوں پر ندامت ہونے لگی، اللہ پاک کی بارگاہ میں سچّے دل سے توبہ کرلی۔ یہ ربِّ کریم کا شکر ادا کرتی ہیں کہ اس نے ان کو گناہوں کی دَلدل سے نکلنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا سہارا عطا کر دیا۔

سلامت رہے یاخدا دینی ماحول　　بچے بد نظر سے سدا دینی ماحول

دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے　　نہ چھوٹے کبھی بھی خدا دینی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص647)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خاموشی ایمان کی سلامتی کا ذریعہ ہے

جس کی زَبان قینچی کی طرح ہر کسی کی بات کاٹتی چلی جاتی ہوگی وہ دوسرے کی بات اچھی طرح سمجھنے سے محروم رہے گا، بلکہ باتونی شخص کے لیے یہ بھی خطرہ رہتا ہے کہ بَک بَک کرتے ہوئے زَبان سے معاذَاللہ کفریات بھی نکل جائیں۔ چنانچہ حضرتِ امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہ علیہ ''اِحیاءُ العلوم'' میں لکھتے ہیں کہ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے: ''خاموش رہنے والے شخص میں دو خوبیاں جمع ہو جاتی ہیں: ﴿1﴾ اُس کا دین سلامت رہتا ہے اور ﴿2﴾ دوسرے کی بات اچھی طرح سمجھ لیتا ہے۔'' (احیاءالعلوم، 3/137)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنّتی ہونے کا راز (واقعہ)

اللہ پاک کے پیارے پیارے سب سے آخِری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی عطا سے لوگوں کو دیکھ کر پہچان لیتے تھے کہ یہ جنّتی ہے یا جہنّمی بلکہ آنے والے کی پہلے سے خبر ہو جاتی کہ وہ جنّتی ہے یا دوزخی، چنانچہ اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: ''جو شخص سب سے پہلے اس دروازے سے داخل ہو گا وہ جنّتی ہو گا۔'' اِتنے میں حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رضی اللہُ عنہ دروازے سے داخل ہوئے، لوگوں نے ان کو مبارَکباد دیتے ہوئے پوچھا کہ آخر کس عمل کے سبب آپ کو یہ سعادت ملی؟ فرمایا: میرا عمل تو بہت تھوڑا ہے اور جس کی میں اللہ پاک سے اُمّید رکھتا ہوں

وہ میرے سینے کی سلامتی اور بے مقصد باتوں کو چھوڑنا ہے۔(الصمت،7/86، قول نمبر:111)

اس حدیثِ پاک کے الفاظ ”سَلامَۃُ الصَّدْر“یعنی ”سینے کی سلامتی“ سے مُراد دل کا لَغْوِیات (یعنی فُضُولیات) بُغض و حَسَد وغیرہ اَمراضِ باطِنِیّہ (یعنی گناہوں کی چُھپی ہوئی بیماریوں) سے پاک ہونا اور دل میں ایمان کا مضبوط ہونا ہے۔

رَفتار کا گُفتار کا کِردار کا دے دے ہر عُضو کا دے مجھ کو خدا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص95)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

سُبْحٰنَ اللہ! صحابیِ نبی حضرت عبدُ اللہ بن سلام رضی اللہُ عنہ کے مُقدَّر کی بھی کیا بات ہے کہ انہیں زبانِ نبی سے جنّتی ہونے کی بشارت ملی، بے شک آپ رضی اللہُ عنہ جنّتی ہیں اور صرف آپ ہی نہیں ہر صحابیِ نبی جنّتی ہے، چنانچہ ”فیضانِ نماز“ صفحہ 329 تا 330 پر ہے: اللہ پاک پارہ 27 سُورَۃُ الْحَدِید کی آیت نمبر 10 میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠ ﴿۱۰﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: تم میں فتح سے پہلے خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، وہ بعد میں خرچ کرنے والوں اور لڑنے والوں سے مرتبے میں بڑے ہیں اور ان سب سے اللہ نے سب سے اچھی چیز کا وعدہ فرمالیا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

تمام صحابہ جنّتی ہیں

مُفَسِّرِ قراٰن حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے

ہیں: ان (صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان) کے دَرَجے اگرچہ مختلف ہیں مگر ان سب کا جنّتی ہونا بالکل یقینی ہے کیونکہ ربّ وعدہ فرماچکا ہے، تمام صحابہ عادِل و مُتّقی ہیں کیونکہ سب سے ربِّ کریم نے جنّت کا وعدہ فرمالیا، جنّت کا وعدہ فاسِق (یعنی گنہگار) سے نہیں ہوتا۔ (نور العرفان، آیتِ مذکورہ کے تحت) ہر صحابی، نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صحابیّت کی نسبت سے ہمارے لئے واجِبُ التَّعظِیم ہے اور کسی بھی صحابی کی گستاخی حرام اور گمراہی ہے۔

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی سب صحابیات بھی جنّتی جنّتی
چار یارانِ نبی جنّتی جنّتی حضرتِ صِدّیق بھی جنّتی جنّتی
ہیں عمر فاروق بھی جنّتی جنّتی عثمانِ غنی جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی جنّتی جنّتی ہیں حَسن حُسین بھی جنّتی جنّتی
جنّتی جنّتی والدینِ نبی جنّتی جنّتی ہر زوجۂ نبی جنّتی جنّتی
اور ابوسُفیان بھی جنّتی جنّتی ہیں مُعاویہ بھی جنّتی جنّتی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ”فضول باتیں“ اگرچہ گناہ نہیں تاہم اِس میں کوئی بھلائی بھی نہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ! ابھی آپ نے ایک روایت سنی جس میں صحابیِ نبی حضرتِ عبدُ اللہ بن سلام رضی اللہُ عنہ کو زَبانِ رسالت سے دُنیا ہی میں جنّت کی بشارت عنایت ہوگئی! آپ رضی اللہُ عنہ میں ایک خوبی یہ بھی تھی کہ کبھی فضول باتوں میں نہیں پڑتے تھے، جس کام سے واسطہ نہ ہوتا اُس کے بارے میں پوچھتے تک نہیں تھے لیکن افسوس! ہمارا جن معاملات سے دُور کا بھی تَعلُّق نہیں ہوتا پھر بھی ان میں مُداخلت (INTERFERE) کرتے اور ان کے مُتَعلِّق بِلاضرورت سوالات کرتے رہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

زیادہ کھانا بھی زیادہ بولنے کا ایک سبب ہے

مَحْض لَذّت کے لیے زیادہ کھانے پینے کی قرآن وحدیث میں مَذمَّت آئی ہے۔ پیٹ جب زیادہ بھر جاتا ہے تو مستی بھی زیادہ سوجھتی ہے اور زَبان بھی قینچی کی طرح چلنے لگتی ہے اور جب بھوک لگی ہوتی ہے تو اِنسان سُست پڑ جاتا ہے، زیادہ بولنے کو جی نہیں چاہتا۔ چنانچِہ حضرتِ شیخ عبدُ الوہّاب شَعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے اَسلاف یعنی گزرے ہوئے بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم سخت بھوک برداشت کرتے اور پیٹ نہ بھرا کرتے تاکہ اُن کی خاموشی زیادہ ہو اور فضول گوئی کم ہو جیسا کہ با عمل علمائے دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی عادتِ مُبارَکہ تھی، کیونکہ جس کا پیٹ خوب بھرا ہوتا ہے اُس کا بے فائدہ بولنا بھی بڑھ جاتا ہے۔

(تنبیہ المغترین، ص189)

بغیر بھوک کے کھانے والا باتونی ہوتا ہے

حضرتِ سیِّدنا محمد راہِبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پیٹ میں فضول کھانا بھرنے والے کی زَبان سے باتیں بھی فضول نکلیں گی۔ (تنبیہ المغترین، ص189)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تلوار کا زخم بَھر جاتا ہے مگر زبان کا زخم نہیں بھرتا

تیر و تلوار سے صرف جسم گھائل (یعنی زخمی) ہوتا ہے، مگر زَبان کی وجہ سے دل گھائل ہوجاتا ہے۔ حضرتِ سُفیان ثَوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ اِنسان کو تیر مارنا اُس کو زبان سے بُرا بھلا کہنے سے کم ہے، کیونکہ زبان کے نشانے کبھی خطا نہیں ہوتے۔ (تنبیہ المغترین، ص189)

زبان کو قید کر کے رکھو

جو شخص اپنی زَبان کو قیدی بنانے میں کامیاب ہو گیا وہ یقیناً بے شمار فِتنوں سے محفوظ

ہو گیا، چنانچہ صحابیِ رسول حضرتِ سیّدنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ”قسم ہے اُس ذاتِ پاک کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ایسی کوئی چیز نہیں جسے زَبان سے زیادہ قید میں رکھنا ضروری ہو۔“ (احیاء العلوم (اردو)، 3/338، احیاء العلوم، 3/137)

جو بات دو ہونٹوں میں نہ سمائی اب وہ کہیں نہ سمائے گی

بولنے سے پہلے اچھی طرح غور کر لینا چاہیے کہ کہیں بعد میں شرمندگی نہ اُٹھانی پڑے۔ (کروڑوں شافِعیُّوں کے پیشوا) حضرت سیّدنا اِمام شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ بات تیر کی طرح ہے، اگر تیرے پاس سے نکل جائے تو وہ دوسرے کی ہو جائے گی اور اب اُس کا مالک تو نہیں ہو گا۔ (تنبیہ المغترین، ص189)

بَشر رازِ دلی کہہ کر ذلیل و خوار ہوتا ہے
نِکل جاتی ہے جب خوشبو تو گُل بےکار ہوتا ہے

ماشاءَ اللہ! بعض صاحِبان بہت ہی سمجھدار اور پیٹ کے خوب مضبوط ہوتے ہیں اور کچھ بھی ہو جائے، راز نہیں کھولتے اور گھر کی بات باہر نہیں کرتے۔ ایسے ہی ایک عقلمند کا واقعہ واقعی لائِقِ تقلید ہے، چنانچِہ

گھر کی بات باہر کرنے والا کم ذات ہوتا ہے

ایک بُزُرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک صاحبِ راز (یعنی پیٹ کے مضبوط آدمی) کا نکاح ہوا مگر میاں بیوی میں ذِہنی ہم آہنگی (یعنی انڈر سٹینڈنگ) کی کمی تھی۔ کسی طرح اُس کے دوست کو اِس بات کا پتا چل گیا، اُس نے پوچھا: تمہارے گھر کا کیا مسئلہ ہے؟ اُس صاحِبِ راز نے جواب دیا: میں اتنا کم ذات نہیں کہ گھر کی بات کسی کو بتادوں۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ بالآخر

گھر نہ چل سکا اور طلاق دینی پڑ گئی۔ جب اُس کے دوست کو پتا چلا تو بولا: وہ تو اب تمہاری بیوی نہیں رہی، بتادو کیا معاملہ تھا؟ اُس سمجھدار شخص نے جواب دیا: اب تو وہ میرے لئے غیر عورت ہو چکی ہے اور کسی غیر عورت کے مُتَعلّق میں کیسے بات کروں!

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص363)

اللہ ہم کو فضل سے عقلِ سلیم دے
شرم و حیا طُفیلِ رسولِ کریم دے

بعض اوقات تو ایسی بات منہ سے نکل جاتی ہے کہ....

حضرتِ بلال بن حارِث رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ایک لَفْظ آدمی اللہ پاک کی خوشی کا کہتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ اِس سے کچھ بڑی رِضامندی حاصل ہوگی مگر اللہ پاک اُسی کے باعث قیامت تک کی رِضامندی (یعنی خوشی) لکھ لیتا ہے اور کبھی ایک کلمہ (یعنی لفظ) ناراضی کا کہتا ہے اور یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اِس سے ناراضی زیادہ ہوگی مگر اللہ پاک اُس سے اپنی ناراضی قیامت تک کی لکھتا ہے۔

(ترمذی، 4/143، حدیث:2326)

وہ بے فائدہ کم بولے گا

جو کوئی خوش نصیب زیورِ خوفِ خدا سے آراستہ ہو کر موت کو کثرت سے یاد کرتا ہو، تھوڑی آمدنی (INCOME) پر بھی شکر گزار ہو، زیادہ مال و دولت کی ہَوَس نہ ہو اور جس کو یہ بھی اِحساس ہو کہ "بولنا" بھی کوئی عمل ہے، جس کا حساب دینا پڑے گا۔ تو ایسا شخص بے کار باتیں کبھی نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ حضرتِ عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جو کوئی موت کو بہت یاد کرتا ہے، (وہ) دُنیا سے تھوڑی چیز پر (بھی) قَناعَت کرتا (یعنی قسمت پر راضی

رہتا) ہے اور جو اپنی بات چیت کو بھی عمل تصوُّر کرتا ہے وہ بے فائدہ کم بولتا ہے۔

(احیاء العلوم (اردو)، 3/338، احیاء العلوم، 3/137)

زبان کا پھسلنا پاؤں کے پِھسلنے سے زیادہ خطرناک ہے

ہر وَقت باتیں کرتے رہنے سے یہ بھی اندیشہ (یعنی ڈر) رہتا ہے کہ مقبولیت کی گھڑی ہو اور کوئی بات ناپسندیدہ نکل جائے اور ویسا ہی ہو جائے۔ ایک عربی شاعر کے اَشعار کا ترجمہ ہے: "آدمی اپنی زبان کی لَغزِش (یعنی پِھسلَن) سے ہلاک ہو جاتا ہے، جب کہ پاؤں کے پِھسلنے سے اسے موت نہیں آجاتی، جو چیز ناپسند ہو اُس کا زَبان سے تَذْکِرہ بھی مت کرو، بسا اوقات جو کچھ زبان سے نکلتا جاتا ہے، ویسا ہی ہو جاتا ہے۔" (تنبیہ الغافلین، ص116)

نہ جانے کون سی گھڑی قبولیت کی ہو

اے عاشقانِ رسول! اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے سے بچنے ہی میں بھلائی ہے، جب بھی فارغ ہوں فوراً زبان پر ذکر و دُرُود کی ترکیب کر لی جائے، نہ جانے کب قبولیت کی گھڑی آجائے اور ہمارا بیڑا پار ہو جائے۔ حضرت لُقمان حکیم رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! اَللّٰھُمَّ اغْفِرلِیْ پڑھتے رہا کرو، کیونکہ اللہ پاک کی طرف سے کچھ اوقات ایسے ہیں جس میں دُعا مانگنے والے کی دُعا قبول کر لی جاتی ہے۔

(کتاب حسن الظن باللہ مع موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 1/110، قول نمبر:118)

فُضول بولنے والے کی قیامت میں پانچ جگہ پریشانی

منقول (یعنی کہا گیا) ہے کہ ہر ہنسی مِزاح (یعنی مذاق مَسخری) یا لَغْو (یعنی فضول) بات پر بندے کو (میدانِ قیامت میں) پانچ مقامات پر جِھڑَکنے اور وضاحت طلب کرنے کی خاطر روکا جائے گا:

﴿1﴾ تُو نے بات کیوں کی تھی؟ کیا اس میں تیرا کوئی فائدہ تھا؟

﴿2﴾ تُونے جو بات کی تھی کیا اس سے تجھے کوئی نفع حاصل ہوا؟

﴿3﴾ اگر تُو وہ بات نہ کرتا تو کیا تجھے کوئی نقصان اٹھانا پڑتا؟

﴿4﴾ تُو خاموش کیوں نہ رہا تا کہ انجام سے محفوظ رہتا؟

﴿5﴾ تونے اس کی جگہ سُبْحٰنَ الله، اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہہ کر اجر و ثواب کیوں حاصل نہ کیا؟

(قوتُ القلوب، 1/468)

حضرتِ فُضَیل بن عِیاض رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”زَبان سے سَر کی حفاظت ہوتی ہے۔“ (تنبیہ المغترین، ص190) زَبان سے جس کو بُرا بھلا کہا گیا، ہوسکتا ہے وہ غصّے میں مار دھاڑ پر اُتر آئے اور سر وغیرہ پھاڑ دے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللهُ علٰی مُحَمَّد

خاموشی میں سات ہزار فائدے ہیں

کسی عقلمند کا کہنا ہے کہ خاموشی میں سات ہزار فائدے ہیں، جو سات جملوں (یعنی سینٹینس۔SENTENCES) میں جمع ہیں اور ہر جملے میں ایک ہزار فائدے ہیں:

﴿1﴾ خاموشی بغیر محنت کے (یعنی بعض شرائط کے ساتھ) عبادت ہے ﴿2﴾ خاموشی بِلا زیور کے زینت ہے ﴿3﴾ خاموشی بِغیر سلطنت کے ہَیبت ہے ﴿4﴾ خاموشی بِغیر دیواروں کے قَلعہ ہے ﴿5﴾ خاموشی میں کسی ایک کے پاس معذرت (یعنی SORRY) نہیں کرنا پڑتی ﴿6﴾ خاموشی میں کِراماً کاتِبین (یعنی اعمال لکھنے والے عزّت والے فرشتوں) کی راحت ہے ﴿7﴾ خاموشی انسان کے عیبوں کے لیے پردہ ہے۔ (تنبیہ الغافلین، ص117)

جوانی دیوانی ہے اس کے شر سے بچو!

جوانی میں عموماً صحّت اچھی رہتی ہے، اُمنگیں اور آرزوئیں کثیر (یعنی زیادہ) ہوتی ہیں

اور واقعی جوانی میں سخت آزمائش ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرتِ حَسَن بَصری رحمۃُ اللهِ علیہ سے روایت ہے، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللهُ عنہ نے ایک نوجوان سے فرمایا: ”اے نوجوان! اگر تو تین چیزوں کے شَر سے بچ جائے تو جوانی کے شر سے محفوظ ہو جائے گا: ﴿1﴾ زَبان کے شر (یعنی بُرائی) سے ﴿2﴾ شرمگاہ کے شر سے ﴿3﴾ تیسرے پیٹ کے شر سے۔“ (تنبیہ الغافلین، ص117)

ڈَھلنے والی ہے جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے　　تو بجالے چاہے جتنا چار دن کا ساز ہے

نہ بولنے میں نو گُن

واقعی کم بولنے میں عافیت و سلامتی ہے۔ حضرتِ وُہَیب بن وَرد رحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: ”عافیت کے دس حصّے ہیں، اِس میں سے 9 حصّے صرف خاموشی میں ہیں اور ایک حصّہ لوگوں سے دُور بھاگنے میں۔“ (تنبیہ الغافلین، ص190)

زبان کی حفاظت سونے چاندی کی طرح کرو

حضرت سیّدنا عبدُ الله بن عَمرو بِن عاص رضی اللهُ عنہما نے فرمایا: ”بے مقصد کام کو ترک کر دو، فضول باتوں سے بچو اور اپنی زبان کی اس طرح حفاظت کرو جس طرح سونے چاندی کی حفاظت کرتے ہو۔“ (اللہ والوں کی باتیں، 1/508۔ حلیۃ الاولیاء، 1/359، رقم:359)

خاموشی ”سونا“ ہے

اللہ پاک کے پیارے نبی حضرتِ سیّدنا سلیمان علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ اگر بات چیت کرنا ”چاندی“ (یعنی SILVER) ہو تو چپ رہنا ”سونا“ (یعنی GOLD) ہے۔ (احیاء العلوم، 3/136)

صاحبِ حکمت کون؟

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ”جب تم دنیا سے بے رغبت

شخص کو دیکھو اور اُسے کم بولنے والا پاؤ تو اس کے پاس بیٹھو کیونکہ اسے حِکمت دی گئی ہے۔" (ابن ماجہ، 4/422، حدیث: 4101) "مراٰت" میں اس حدیثِ پاک کے تحت ہے: "حکمت سے مراد علم با عمل ہے، بعض (عُلَما) نے فرمایا: شریعت و طریقت کا اجتماع یعنی دونوں ساتھ ساتھ ہونا "حکمت" ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 7/57)

کم کلام زیادہ کام

جو نیک آدمی ہو اُسے ذِکْر و دُرُود اور "نیکی کی دعوت کے کام" سے فُرصت ہی کب ملتی ہے کہ فضول بَکواس میں پڑے اور منافق تو ہوتا ہی فالتو ہے اس لئے "بَک بَک" نہ کیا کرے تو اور کرے بھی کیا! جیسا کہ امام اَوزاعی رحمۃُ اللہِ علیہ کا یہ مقولہ مشہور ہے کہ "مسلمان کلام (یعنی گفتگو) کم اور کام زیادہ کرتا ہے مگر منافق کام کم اور کلام (یعنی فالتو باتیں) زیادہ کرتا ہے۔" (تنبیہ الغافلین، ص115)

چالیس سال کی راتیں فضول باتوں سے پرہیز کیا

اللہ پاک کے اَیسے اَیسے نیک بندے اور سب سے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیوانے ہوتے ہیں جن کو ذِکر و دُرُود سے فُرصت ہی نہیں ملتی کہ فضول باتوں کی نوبت آئے۔ چنانچہ حضرت مَنصُور بن مُعتَمِر رحمۃُ اللہِ علیہ نے 40 سال تک بعد نمازِ عشا کسی کے ساتھ باتوں میں حصّہ نہیں لیا۔ (احیاء العلوم (اردو)، 3/339۔ احیاء العلوم، 3/137)

اَللہُ اَکْبَرْ! پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ والے رحمۃُ اللہِ علیہم چالیس چالیس سال تک اپنی زَبان کو قابو میں رکھنے میں کامیاب ہو جائیں اور ہمارا حال یہ ہے کہ چالیس مِنَٹ بھی اپنی زَبان نہ سنبھال پائیں!

بے کار گفتگو سے خدایا بچا مجھے ‏ ذکر و دُرُودِ پاک کا شیدا بنا مجھے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تلاوت سننے کا شوق	02	بغیر بھوک کے کھانے والا باتونی	08
ایک آیت سننے کی فضیلت	02	زبان کو قید کر کے رکھو	09
تلاوت میں 20 برس مَشَقَّت اُٹھائی	02	گھر کی بات باہر کرنے والا کم ذات	10
گُناہوں سے سچّی توبہ کرلی	03	وہ بے فائدہ کم بولے گا	11
خاموشی ایمان کی سلامتی کا ذریعہ ہے	05	نہ جانے کون سی گھڑی قبولیت کی ہو	11
جنّتی ہونے کا راز (واقعہ)	05	خاموشی میں سات ہزار فائدے	13
ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی	06	جوانی دیوانی ہے اس کے شر سے بچو!	13
تمام صحابہ جنّتی ہیں	07	نہ بولنے میں نو گُن	13
زیادہ کھانا بھی زیادہ بولنے کا ایک سبب	08	خاموشی ”سونا“ ہے	14

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

اگلے ہفتے کا رسالہ

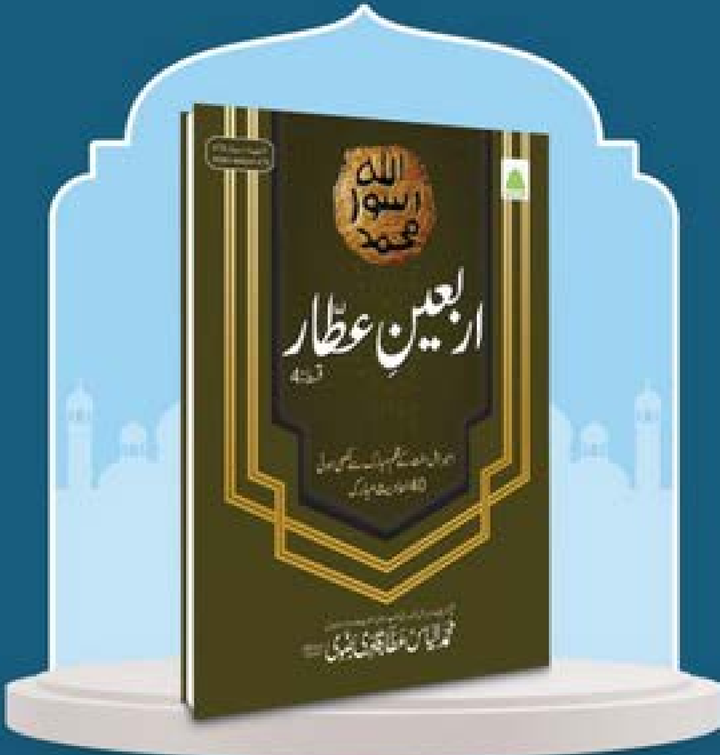

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net